Advance Social Science Archive Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.2 No.4, Oct-Dec, 2024. Page No. 1367-1375
Print ISSN: 30062497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

# WOMEN'S RIGHTS AND ROLES IN ISLAM: A COMPREHENSIVE ANALYSIS OF QURANIC TEACHINGS

## اسلام میں خواتین کے حقوق اور کردار: قرآنی تعلیمات کا جامع تجزیہ



| | |
|---|---|
| **Dr. Hifsa Munawar** | Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad |
| | Email: hifsamunawar.IAS@tuf.edu.pk |
| **Kalsoom Akhtar*** | Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad |
| | Corresponding Author Email: kalsoomakhtar.IAS@tuf.edu.pk |



**ABSTRACT**

Islamic teachings provide a comprehensive framework on the rights and roles of women in various aspects of life. Teachings of Holy Quraan affirm the equality of humanity in their spiritual and moral responsibilities. In Islam recognizes the framework of women as essential contributors to family and society development. It advocates for women's education, evonomic Independence and participation in community affairs. Women have rights including education, property ownership, inheritance and participation in political and social life. Islam introduced the status of women in Arabian society, abolishing practices like female infanticide and introducing reforms for gender justice. Women's role as mother is highly esteemed with significant emphasis on the importance of motherhood in nurturing the next generation. Women are encouraged to participate in societal affairs and participate in community. Women are also active in various fields, like education, politics and healthcare to society. This research explores the rights as gender equality, marriage, education, leadership and economic participation. Islamic teachings also highlight the complementary roles of men and women with society, family, cooperation and responsibilities. This abstract underscores the dynamic interplay between cultural practices and religious principles, advocating for balanced approach to women's rights within Islamic contexts. Islamic teachings support women's empowerment and their roles in societal norms. It is important in our Society the Islamic principles and values are upheld with fullest conviction and honor in obedience to Allah.

**Key Words**: Islamic teachings, rights, role, women, aspects of life, Holy Quran, family, education, inheritance, political, social life, women empowerment

اسلام نے عورت کو وہ مقام و مرتبہ دیا جن سے وہ کئی صدیوں سے محروم تھی۔ اسلام میں عورت کو ایک منفرد اور بلند مقام دیا گیا ہے۔ دنیا کے کسی معاشرے میں یہ مقام و مرتبہ نہیں دیا گیا۔ اسلام کی آمد سے قبل عورت سماجی اور معاشرتی عزت و احترام سے محروم تھی۔ زمانہ جاہلیت میں شادی کے مختلف طریقے رائج تھے جیسا کہ زواج البعولۃ، زواج البدل، نکاح متعہ اور نکاح شغار عام تھا۔ اسلام میں عورت کو روحانی، سماجی، قانونی، معاشی، اور تعلیمی طاقت فراہم کی گئی ۔ اسلام نے عورت کو عزت، حقوق، اور اختیارات دے کر معاشرے میں اس کے مقام کو واضح طور پر نمایاں کیا ہے۔

**روحانی کردار:**

اسلام نے عورت کو روحانی طور پر مرد کے برابر مقام دیا ہے۔ نیک اعمال اور ایمان کی بنیاد پر مرد اور عورت دونوں کو یکساں اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

جیسا کہ سورۃ النساء میں ہے:

"وَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ "[1]

جو کوئی نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو وہ جنت میں داخل ہو گا

سورۃ النساء کی یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت اور مرد دونوں برابر ہیں، اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ اس آیت مبارکہ سے ہمیں درج ذیل معلومات ملتی ہیں:

**عورت کے لیے مساوی روحانی مقام:**

اسلام میں عورت اور مرد دونوں کے لیے جنت کا راستہ ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے ہے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عورت کی روحانی کامیابی کی راہ مرد سے مختلف نہیں، اور اللہ کے نزدیک دونوں برابر ہیں۔

**عورت کا کردار معاشرے میں:**

عورت بھی نیک اعمال کے ذریعے اپنی زندگی اور معاشرے میں مثبت تبدیلیاں لا سکتی ہے۔ عورت کو اپنے کردار اور اعمال کے ذریعے اپنی شناخت بنانے کا پورا حق دیا گیا ہے۔

عورت نہ صرف گھر کے اندر بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی اپنے نیک اعمال سے اپنا مقام بنا سکتی ہے۔

**عورت کی انفرادی حیثیت اور خود مختاری:**

اسلام عورت کو انفرادی حیثیت دیتا ہے، کہ عورت اپنی ذات میں مکمل اور خود مختار ہے۔ اس کے اعمال اور ایمان کے بارے میں فیصلہ اسی کے عمل پر ہو گا۔ عورت اپنے عمل کی ذمہ دار ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا انفرادی مقام ہے۔

**عورت کی عزت وانصاف کی ضمانت:**

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا، اسلام عورت کو اس کے تمام حقوق اور انصاف فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

ماضی میں جن معاشروں میں عورت کو کمتر سمجھا جاتا تھا، اسلام نے اس آیت کے ذریعے عورت کو عدل اور عزت دی۔ اسلام میں عورت کے ساتھ ہر معاملے میں عدل وانصاف کا رویہ اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

**عورت کے لیے جنت کا وعدہ:**

جنت میں داخلے کا وعدہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لیے بھی کیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ نیک کام کریں۔ اس سے عورت کی آخرت میں کامیابی کی ضمانت ملتی ہے۔ جنت کے لیے عورت کا مقام مرد کے برابر ہے، اور اس کا راستہ نیک اعمال اور ایمان ہے۔

**عورت کی قدر واہمیت:**

اللہ کے نزدیک عورت کوئی کمتر مخلوق نہیں بلکہ اس کی قدر اور اہمیت مرد کے برابر ہے۔ عورت کو نیک اعمال کرنے اور اپنی زندگی میں اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے مکمل مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔

اسلام عورت کو کمتر نہیں بلکہ برابر مقام دیتا ہے اور اسے ایک عظیم ہستی کے طور پر دیکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[1] Surah Al Nisa:124

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا[2]

عورتوں کے بارے میں نصیحت قبول کرو (ان کے ساتھ حسن سلوک کرو)، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو توڑ دوگے، اور اگر تم اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اس لیے عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو۔

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں پتا چلتا ہے کہ:

**حسن سلوک کا حکم:**

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت کی ہے۔

**عورت کی فطری ساخت کا بیان:**

عورت کی تخلیق کی خاصیت کو بیان کرتے ہوئے اس کی فطری نزاکت اور لطافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

**حسن سلوک کی اہمیت:**

عورت کی فطرت کو سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ نرم رویہ اور حسن سلوک کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ سختی کرنے سے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہیں۔

جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی قرآن میں خصوصی تعریف کی گئی ہے:

"وَإِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَٱصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَآءِ ٱلْعَٰلَمِينَ"[3]

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا، تجھے پاک کیا، اور تمام جہانوں کی عورتوں پر تجھے فضیلت دی۔

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

**اللہ کی چناؤ کی قدرت:**

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا ہے، خاص مقصد کے لیے منتخب کرتا ہے۔ حضرت مریمؑ کو ان کی پاکیزگی، عبادت گزاری اور اطاعت گزاری کی وجہ سے چنا گیا۔

**پاکیزگی کی اہمیت:**

حضرت مریمؑ کو، پاک کرنے کا ذکر اس بات پر زور دیتا ہے کہ اللہ کے منتخب کردہ افراد کے کردار اور دل صاف ہوتے ہیں۔ یہ پاکیزگی روحانی، اخلاقی، اور جسمانی پاکیزگی کو شامل کرتی ہے۔

**عورتوں کی فضیلت:**

عورتوں کو بھی اللہ کے قریب ہونے اور بلند مقام حاصل کرنے کا موقع حاصل ہے۔ حضرت مریمؑ کو عورتوں پر فضیلت دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ تقویٰ اور اللہ کے ساتھ تعلق میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔

**اللہ کا انعام اور عزت:**

حضرت مریمؑ کا انتخاب ان کے لیے اللہ کا انعام اور عزت کا اظہار ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو ان کی کوششوں اور اطاعت کے بدلے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

**مثالی کردار کی ترغیب:**

---

[2] Bukhari,Muhammad Bin Ismael,Aljame Al Sahi, Bab Kitab Al Nikah, Hadith No.5186
[3] Surah Al Imran: 42.

یہ آیت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہمیں بھی پاکیزگی، تقویٰ، اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مریمؑ کی زندگی ایک مثالی نمونہ ہے جسے اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

**اللہ کی نعمتوں کا شکر:**

حضرت مریمؑ کو دی گئی نعمتوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب اللہ کسی کو چن لیتا ہے، تو یہ اس کی رحمت اور فضل ہوتا ہے، جس پر شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

**سماجی طاقت:**

اسلام نے عورت کو معاشرتی حقوق اور عزت دی ہے۔ خاندان کی تشکیل اور سماجی ترقی میں عورت کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ آیت ایمان والوں کو اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے، پاکیزگی اختیار کرنے، اور اپنے اعمال میں خلوص لانے کی ترغیب دیتی ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ"[4]

اس کی ماں نے اسے تکلیف سے اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی سے اسے پیدا کیا، اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔

**ماں کی قربانیوں کا اعتراف:**

حمل اور ولادت کے مراحل نہایت مشکل ہوتے ہیں، اور ماں ان تمام مشکلات کو برداشت کرتی ہے۔ یہ آیت بھی عورت کا مقام اور عورت کی طاقت کو واضح کرتی ہے۔

**ماں کی جسمانی طاقت اور قربانی:**

ماں کا جسم انسانی زندگی کے آغاز کے لیے عظیم ترین قربانی دیتا ہے۔ حمل کے دوران ماں کا جسم شدید تبدیلیوں سے گزرتا ہے، جیسے وزن میں اضافہ، ہارمونی تبدیلیاں، اور مختلف قسم کی جسمانی تکالیف۔ ولادت ایک نہایت مشکل عمل ہے، جس میں ماں اپنی جان کی بازی لگا دیتی ہے۔ یہ جسمانی طاقت اور قربانی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ ہے۔

**ماں کی جذباتی اور نفسیاتی طاقت:**

عورت جسمانی طور پر مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ جذباتی طور پر بھی مضبوط ہوتی ہے۔ وہ حمل اور ولادت کے بعد بچے کی پرورش کے لیے بے پناہ صبر اور محبت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ نیند کی قربانی، مسلسل نگہداشت، اور بچے کے لیے اپنی ضروریات کو پس پشت ڈالنا، یہ سب ماں کی جذباتی طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔

**صبر واستقامت کی طاقت:**

کرہاً (تکلیف سے) لفظ، تکلیف اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ عورت اپنی قدرتی فطرت کے تحت ہر قسم کی مشکلات کو سہنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ وہ حمل اور ولادت کے دوران آنے والی تمام تکالیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرتی ہے۔ گویا کہ عورت کا صبر اور استقامت اس کی اصل طاقت ہے، جو اسے ایک عظیم مقام عطا کرتا ہے۔

**ماں کا بچے پر گہرا اثر:**

عورت کی طاقت صرف جسمانی اور جذباتی نہیں بلکہ روحانی بھی ہے۔ ایک ماں اپنے بچے کی ابتدائی زندگی کی سب سے بڑی معلمہ ہوتی ہے۔ بچے کی ابتدائی تربیت میں ماں کا کردار بنیادی ہوتا ہے۔ اس کی محبت، دعا، اور پرورش بچے کی شخصیت اور ایمان پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔

**ماں کے بغیر نسل انسانی کا وجود ممکن نہیں:**

---

[4] Surah Al Ahqaf: 15

ماں کی جسمانی طاقت اور قربانی کے بغیر نسل انسانی کا وجود ممکن نہیں۔ عورت وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے انسان کی نسل آگے بڑھتی ہے۔ اللہ نے عورت کو ایسی طاقت عطا کی ہے جو اسے انسانی معاشرے کی بقا کے لیے مرکزی حیثیت عطا کرتی ہے۔

**روحانی طاقت، دعا اور تربیت:**

ایک عورت، خاص طور پر ماں، اپنی اولاد کے لیے دعا اور نیک تمناؤں کے ذریعے اپنی روحانی طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ یہ دعا اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ ایک ماں کی دعا اولاد کی کامیابی اور اصلاح کے لیے کتنا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

**زندگی کی بقا اور پائیداری کی طاقت:**

آیت میں ذکر کردہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت ایک عورت کی مسلسل خدمت اور قربانی کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے۔ عورت کے اندر نہ صرف زندگی کو جنم دینے بلکہ اس کو پروان چڑھانے اور برقرار رکھنے کی بھی بے پناہ صلاحیت ہے۔

الجنة تحت أقدام الأمهات[5]

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

**عورت بیوی کے طور پر:**

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِ"[6]

اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔

**حدیث مبارکہ ہے:**

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي[7]

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

**عورت بیٹی کے طور پر:**

من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة أنا[8]

جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ اس طرح ہوگا۔

اس حدیث پاک کی روشنی میں عورت کی حیثیت اور مقام و مرتبہ مختلف نقطہ نظر سے واضح ہوتا ہے۔

**بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت:**

اسلام نے بیٹیوں کی عزت اور پرورش کو نہایت بلند مقام عطا کیا ہے۔ اس حدیث میں بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو روز قیامت نبی کریم ﷺ کے قرب کا انعام دیا گیا ہے۔

**عورتوں کے حقوق کی پاسداری:**

زمانہ جاہلیت میں بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا تھا، لیکن اسلام نے انہیں باعثِ رحمت قرار دیا اور ان کی دیکھ بھال کو جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا۔

**جنت کا راستہ:**

بیٹیوں کی اچھی پرورش اور ان کے حقوق ادا کرنے کو جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ دنیاوی ذمہ داریوں کا صحیح انداز میں نبھانا آخرت میں کامیابی کا سبب بن سکتا ہے۔

---

[5] Al Nisae,Sunan Al Nisae, Kitab ul Jehad, Hadith No.3140.

[6] sorat elensagar – ayat 32

[7] amie altirmidhii – hadyth 3895

[8] Muslim Bin Hajaj, Sahi Muslim, Kitab Al Bar walsilah, Bab Fazal Al Ihsan Ela Albnat, Hadith No. 2631.

یہ حدیث ہمیں یاد دلاتی ہے کہ بیٹیاں بوجھ نہیں، بلکہ انعام ہیں، اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کا سبب ہے۔

**قانونی طاقت:**

اسلام نے عورت کو قانونی حیثیت دی ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کے اہم فیصلے خود کر سکے۔

**وراثت:**

" وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا"[9]

اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔

اس آیت سے ہمیں وراثت کے اصول، عدل و انصاف، مرد و عورت کے مساوی حقوق، اور اللہ کے احکام کی پابندی جیسی اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ یہ آیت معاشرتی انصاف اور محبت کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔

**نکاح:**

عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

لا تُنكح الأيِّم حتى تُستأمر، ولا تُنكح البكر حتى تُستأذن

قالوا: يا رسول الله، وكيف إذنها؟ قال: "أن تسكت[10]

کسی بھی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کیا جائے۔ اور نہ کنواری کا نکاح کرو یہاں تک کہ وہ اجازت دے دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ، اس کی اجازت کیسے معلوم ہوگی؟ فرمایا اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

**طلاق:**

"وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ ٱللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِۦ وَكَانَ ٱللَّهُ وَٰسِعًا حَكِيمًا"[11]

اگر دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جدائی ہو جائے تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا۔ اور اللہ بڑی وسعت رکھنے والا حکمت والا ہے۔

**معاشی طاقت**

"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُواۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَۚ وَسْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِۚ"[12]

مردوں کے لئے حصہ ہے ان کے اعمال سے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے ان کے اعمال سے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

گویا کہ اسلام نے عورت کو معاشی خودمختاری دی ہے۔ وہ اپنی جائیداد کی مالک ہو سکتی ہے، کاروبار کر سکتی ہے، اواپنی کمائی پر مکمل حق رکھتی ہے۔ جیسا کہ حضرت خدیجہؓ نبی کریم ﷺ کی پہلی بیوی، ایک کامیاب تاجرہ تھیں اور آپؐ کی زندگی کے مشکل لمحات میں معاون ثابت ہوئیں۔

**تعلیمی طاقت**

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ [13]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

حضرت عائشہؓ علومِ دینیہ کی ماہر تھیں اور کئی صحابہ کرامؓ ان سے علم حاصل کرتے تھے۔

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

[9] Surah Al Nisah: 7

[10] Bukhari, Muhammad Bin Ismael,Sahi Bukhari, Kitab ul Nikah, Bab La Yahkah Al Adab Wa Gerah Al Bakar Wal Al Sayab, Hadith No: 5138.

[11] Surah Al Nisa: 130

[12]Surah Al Nisa 176

[13] Ibn e Maja, Sunan Ibn e Maja, Kitab Muqadma, Bab Fazal Al Ulma Wal Has Ala Talb ul elm,Hadith No: 224

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا "[14]

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا

یہ آیت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ مرد اور عورت کی تخلیق ایک جیسی ہے اور دونوں برابر کے درجے پر ہیں۔

**گھر کے اندر اور باہر ذمہ داریاں:**

اسلام نے عورت کو گھر کے معاملات میں اہم مقام دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ معاشرتی ذمہ داریوں میں بھی حصہ لینے کا حق دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں بلکہ وہ ایک عالمہ، محدثہ، اور فقیہہ بھی تھیں۔ انہوں نے دین کے کئی مسائل کی وضاحت کی اور بہت سی احادیث روایت کیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا [15]

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

**عورت کے لیے حجاب کا حکم اور عزت کی ضمانت:**

اسلام نے عورت کو باعزت زندگی گزارنے کے لیے حجاب کا حکم دیا، جو اس کی عزت اور وقار کو محفوظ کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ"[16]

اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں، اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔

**عورت کی بطور ماں عظمت:**

ماں کی عظمت کو اسلام نے بہت بلند مقام دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جَنَّتُكَ عِندَ رِجْلَيْهَا[17]

تمہاری جنت تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ماں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک جنت کا راستہ ہے۔

**جنگ اور سیاست میں کردار:**

عورت کو جنگ اور سیاست میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔

جیسا کہ جنگ احد میں حضرت ام عمارہؓ نے نہایت بہادری سے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی۔

غَزْوَةُ أُحُدٍ، عِنْدَمَا انْكَسَرَتْ صُفُوفُ الْمُسْلِمِينَ وَاشْتَدَّ هُجُومُ الْكُفَّارِ، كَانَتِ السَّيِّدَةُ أُمُّ عِمَارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَاضِرَةً مَعَ زَوْجِهَا وَأَبْنَائِهَا تُسْقِي الْمَاءَ وَتُدَاوِي الْجَرْحَى. وَعِنْدَمَا رَأَتْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُهَاجِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، حَمَلَتِ السَّيْفَ وَالتُّرْسَ، وَدَخَلَتِ الْمَعْرَكَةَ فَوْرًا.

شَارَكَتِ السَّيِّدَةُ أُمُّ عِمَارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِشَجَاعَةٍ عَظِيمَةٍ فِي التَّصَدِّي لِهَجَمَاتِ الْعَدُوِّ. وَفِي مَوْقِفٍ مُعَيَّنٍ، عِنْدَمَا اقْتَرَبَ ابْنُ قَمِيئَةَ، وَهُوَ مُشْرِكٌ، بِنِيَّةِ قَتْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَامَتِ السَّيِّدَةُ أُمُّ عِمَارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمُهَاجَمَتِهِ وَضَرَبَتْهُ. وَخِلَالَ هَذِهِ الْمَعْرَكَةِ، أُصِيبَتْ بِعِدَّةِ جُرُوحٍ مِنَ السِّهَامِ وَالسُّيُوفِ، وَلَكِنَّهَا بَقِيَتْ ثَابِتَةً وَصَامِدَةً فِي مَكَانِهَا.[18]

---

[14] Surah Al Nisa: 4
[15] Bukhari, Kitab ul Jummah, Bab Al Jumma Fi Al Qari Wal Madan, Hadith No: 893
[16] Surah Al Ahzab: 59
[17] Al Nisae, Ahmad Bin Shoaib, Sunan Al Nisae, Kitab ul Ijtehad, Hadith No: 3104
[18] Ibn e Saad, Al Tabqat ul Kubra,( Darul Ahya AL Turas Al Arbi,Baroot 1417 AH) Vol 8, p 301-302.

جنگِ اُحد کے دوران، مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں اور کفار کے حملے شدید ہو گئے۔ اس دوران حضرت اُم عمارہؓ اپنے شوہر اور بیٹوں کے ساتھ پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے موجود تھیں۔ جب دیکھا کہ دشمن رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہو رہے ہیں، تو وہ تلوار اور ڈھال لے کر فوراً میدان میں کود پڑیں۔

حضرت اُم عمارہؓ نے نہایت دلیری سے دشمن کے حملے روکنے میں حصہ لیا۔ ایک موقع پر جب ابنِ قمیئہ نامی مشرک رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی نیت سے قریب آیا، تو حضرت اُم عمارہؓ نے اس پر وار کیا۔ آپؓ کو اس معرکے میں تیر اور تلوار کے متعدد زخم آئے، لیکن آپؓ اپنی جگہ ثابت قدم رہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُم عمارہؓ کی بہادری کو دیکھ کر فرمایا:

اُم عمارہؓ! آج کے دن تم نے جس طرح لڑائی کی، میں نے تمہارے دائیں اور بائیں دیکھ کر صرف تمہیں جنگ کرتے پایا۔

مَا الْتَفَتُّ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَأَرَاهَا تُقَاتِلُ دُونِي[19]

میں نے اس دن نہ دائیں طرف دیکھا اور نہ بائیں طرف، مگر میں نے اُم عمارہؓ کو اپنے دفاع میں لڑتے ہوئے دیکھا۔

آپؐ نے مزید فرمایا:

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُم عمارہؓ کی شجاعت اور قربانی کے اعتراف میں ان کے اہل خانہ کے لیے کی۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِي فِي الْجَنَّةِ[20]

اے اللہ! انہیں جنت میں میرا رفیق بنادے

**بیعت النساء:**

بیعت النساء کے موقع پر عورتوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر عہد کیا، جو ان کے سیاسی شعور کو ظاہر کرتا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ﴾[21]

اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس بیعت کرنے آئیں، تو ان سے بیعت لے لیجیے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

اسلام میں عورت کو ہر شعبہ زندگی میں عزت، حقوق، اور مساوی مواقع دیے گئے ہیں۔ عورت کی طاقت اور عظمت کو سمجھنے کے لیے قرآن وسنت کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اسلامی تاریخ اور قرآن وحدیث میں کئی ایسے واقعات اور تعلیمات موجود ہیں جو عورت کی عظمت، طاقت، اور اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

**حضرت مریم علیہا السلام کی روحانی عظمت:**

حضرت مریم علیہا السلام کو قرآن مجید میں مثالی خواتین میں شمار کیا گیا ہے۔ ان کا کردار ایک روحانی طاقت اور اللہ پر یقین کی بہترین مثال ہے۔

**حضرت خدیجہؓ کی مالی اور اخلاقی حمایت:**

حضرت خدیجہؓ، رسول اللہ ﷺ کی پہلی زوجہ، اسلام کی سب سے پہلی مومنہ تھیں اور انہوں نے ابتدائی دور میں دین اسلام کی بھرپور حمایت کی۔ حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجرہ تھیں اور انہوں نے اپنی دولت اور وسائل کو اسلام کی تبلیغ اور رسول اللہ ﷺ کی مدد کے لیے استعمال کیا۔ حضرت خدیجہؓ کا کردار عورت کی مالی طاقت اور اخلاقی حمایت کی بہترین مثال ہے۔

جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ [22]

انہوں نے اس وقت مجھ پر ایمان لایا جب لوگوں نے میرا انکار کیا، اور اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اور اپنی دولت سے میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے محروم کر دیا.

[19] Ibn E Hasham, Al Seerat un Nabviyah,( Darul Ahya AL Turas, Lubnan, 1498 AH) Vol 3, p 109
[20] Ibn e Saad, Al Tabqat ul Kubra, Vol 8, p 301-302
[21] Surah Al Mumtahina: 12
[22] Ahmad Bin Hanbal, Musnad Ahmad ,( Mosoah Al Risala, Baroot,1999 AD) Hadith No, 24864

**حضرت آسیہ علیہا السلام (فرعون کی بیوی) کی ایمان کی طاقت:**

حضرت آسیہ علیہا السلام کو قرآن میں ایک مثالی عورت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے گھر میں رہتے ہوئے ایمان کو ترجیح دی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ"[23]

اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دی، جب اس نے دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے۔

حضرت آسیہ علیہا السلام کا کردار اس بات کی گواہی ہے کہ عورت، چاہے کسی بھی مشکل ماحول میں ہو، اپنے ایمان اور اللہ سے تعلق کو ترجیح دے سکتی ہے۔

گویا کہ اسلام نے عورت کو ہر میدان میں طاقتور بنانے کی کوشش کی ہے۔ روحانی، سماجی، قانونی، معاشی اور تعلیمی شعبوں میں اس کے کردار کو تسلیم کیا ہے اور اسے بلند مقام عطا کیا ہے۔ عورت کو نہ صرف حقوق دیے گئے بلکہ ان حقوق کی پاسداری کے احکامات بھی دیے گئے ہیں تاکہ معاشرہ انصاف اور عدل پر قائم ہو۔ یہ تعلیمات اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ عورت اسلام میں کسی بھی لحاظ سے کمزور نہیں بلکہ ایک مضبوط اور بااختیار ہستی ہے، جس کی عزت اور قدر کرنے کا اسلام میں حکم دیا گیا ہے۔

[23] Surah Al Tahreem: 11